وقت، کہ پگھلتا جا رہا ہے

نعمت اللہ خاں ایڈووکیٹ

میرے بھائی، میری بہن، ذرا غور کیجیے! انسان دنیا میں تنہا آتا ہے، تنہا رہتا ہے، اور تنہا مر جاتا ہے۔ قبر میں بھی تنہا اتارا جاتا ہے۔ قبر کے اندر سب معاملات بھی خود تنہا بھگتتا ہے۔ قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو اکیلا ہی قبر سے اٹھے گا۔ نفسانفسی کا عالم ہوگا۔ اللہ کے حضور اکیلا ہی حاضر کیا جائے گا، اور اپنے اچھے اور برے اعمال کی جزا یا سزا پائے گا۔ کیسی عجیب تنہائی ہے! کوئی کسی کا نہیں۔ کروڑوں انسان دنیا میں ہیں، اور اربوں روزِ محشر جمع ہوں گے۔ لیکن ہر ایک بالکل تنہا۔ اس پرہنگم اور پُرشور دنیا میں ہم بالکل تنہا ہیں۔ اپنے جیسے انسان، اپنے ہم مذہب انسان، اپنے ہم خیال انسان، اپنے ہم جماعت انسان، اپنے ہم زبان انسان، ہزاروں لاکھوں انسان، بظاہر ساتھ رونے اور ساتھ ہنسنے والے انسان، ساتھ اٹھنے اور ساتھ بیٹھنے والے انسان، لیکن ان کے درمیان ہر ایک تنہا، ہر انسان اپنی اپنی غرض میں گم، اپنی اپنی فکر میں پریشان!

لیکن نہیں۔ یقیناً انسان اپنے جیسوں میں تو تنہا ہے، لیکن ایک ہے جو اس کے ساتھ ہے، جو اس کی تنہائی کا ساتھی ہے، جو اس کا ہمدرد و غمگسار ہے، جو اس کا پشت پناہ ہے، جو ہمہ وقت منتظر ہے کہ کب کوئی تنہا انسان اسے پکارے۔ جو صاحبِ قدرت ہے اور اس تنہا کی احتیاج پوری کر سکتا ہے۔ جو دنیا میں بھی، قبر میں بھی، میدانِ حشر میں بھی، ہر جگہ اس کا ساتھی ہے۔ وہ جواب دینے کو ہمہ وقت تیار ہے، صرف پکارنے کی دیر ہے۔ وہ ہستی، رب کائنات کی ہستی ہے۔ اللہ رب العزت کی ہستی ہے۔ فاذا سالک عبادی عنی فانی قریب۔

لیکن عجیب معاملہ ہے! جو بھاگا جا رہا ہے ہم اس کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ جو خود خالی ہاتھ ہے، ہم اس سے مانگ رہے ہیں۔ جو خود بیمار ہے، اس سے صحت کے متمنی ہیں۔ جو خود کمزور ہے، اس سے ڈرتے ہیں۔ اور وہ جو ہمارے ساتھ ہے، اللہ رب العزت، اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ جو خود دیتا ہے اس کے آگے جھولی نہیں پھیلاتے۔ جو خزانوں کا مالک ہے، اس پر بھروسہ نہیں کرتے۔ جو بڑی سخت عقوبت والا ہے اس سے نہیں ڈرتے۔

ذرا سوچیے تو، اگر کوئی مصیبت آجائے تو ہم اپنے جیسوں کے گلے لگ کر رو پڑتے ہیں، لیکن کیا

کبھی اس رب العزت کے سامنے بھی روتے ہیں؟ جس سے کچھ تھوڑا سا بھی لگاؤ ہوتا ہے اس کے لیے ہم ایئرپورٹ پر' اسٹیشن پر گھنٹوں کھڑے ہوتے ہیں' لیکن کیا ہم راتوں کو اپنے پیارے رب کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں؟ میرے عزیز' بات لگاؤ کی ہے۔ کوئی تھوڑا سا احسان کر دے تو ہم ہر کس و ناکس کے آگے اس کے گن گاتے ہیں۔ لیکن شاید اللہ رب العزت نے ہم پر کوئی احسان نہیں کیا جبھی تو ہم اس کا ذکر نہیں کرتے' اس کے گن نہیں گاتے۔

میرے عزیز' یہ کیا عجیب بات ہے کہ ہم اسی کے نام پر اسلامی انقلاب برپا کرنے چلے ہیں اور اسی سے ہماری ملاقات کا اہتمام نہیں' اسی کے ذکر کثیر سے ہم محروم ہیں' اسی کی کتاب سے لاتعلق ہیں۔ وہ کتاب جس کے غلبہ کی ہم بات کرتے ہیں' اس میں کیا لکھا ہے' ہم نہیں جانتے۔ وہ جس کے اتباع کی ہم بات کرتے ہیں' جس پہ ہم جان نثار کرنے کو تیار رہتے ہیں' جس کی ذات پر ہم درود بھیجتے نہیں تھکتے' سب سے زیادہ جس کی محبت کے دعوے کرتے ہیں' اسی کے اسوہ پر عمل میں پیچھے رہتے ہیں۔

ہم لوگوں سے مانگنے تو جاتے ہیں' انھیں کچھ دیتے نہیں۔ لوگوں کو خدا کا خوف نہیں دیتے' رات کو اللہ کے حضور کھڑے رہنے کی تمنا نہیں دیتے' جنت کا شوق نہیں دیتے' اللہ رب العزت سے لو لگانے کی ترغیب نہیں دیتے' رحمت اللعالمین کی آغوش رحمت میں آنے کی بے قراری نہیں دیتے۔ میرے عزیز' یہ سب کچھ ہم دیں بھی کیسے؟ دی تو وہ چیز جاتی ہے جو خود اپنے پاس ہو' اور وافر مقدار میں ہو۔

بات بہت چھوٹی ہے' اور بہت بڑی بھی۔ چاہیے کہ ہم خود غرض ہو جائیں۔ ایسے خود غرض کہ کوئی کرے نہ کرے ہم اپنے رب کو راضی کریں' کوئی پائے یا نہ پائے ہم اس کی رحمتوں کو پانے والے بنیں' کوئی بچے یا نہ بچے ہم دوزخ کی آگ سے بچنے والے بنیں۔

اللہ تعالیٰ تو کہتے ہیں' فاذکرونی اذکرکم' تم مجھے یاد کرو میں تمھیں یاد کروں گا۔ اصل میں وہی ہے' وہی ہے جو ہمارے ساتھ ہے۔ جب تک ہم اس سے اپنا تعلق مضبوط نہ کریں' اس کی کتاب میں گم نہ ہو جائیں' اس کے حضور رات کو کھڑے ہونے اور رونے کے عادی نہ ہو جائیں' اپنی پیشانیوں کو رات کی تاریکی میں اور صبح کے چھٹ پٹے میں اس کے حضور جھکنے والی نہ بنا لیں' خلوت و جلوت' نشست و برخاست' حضر و سفر ہر جگہ اس کے ذکر سے زبان کو تر نہ رکھیں اور جب تک اس کے بندوں کے لیے یہ بے تابی اور بے چینی ہمیں دیوانہ نہ کر دے کہ کاش وہ دوزخ سے نجات پانے والے اور اللہ کی رحمت سے فیض یاب ہونے والے بن جائیں' اس وقت تک ہم اس کے ہونے کے دعوے میں سچے نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے' اور ہمیں اس کی راہ میں تن من دھن لگا دینے کی ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین!